محمد ذکوان ندوی

بحران کا مقابلہ

[زیر نظر تحریر ایک عالمی ادارے کے سربراہ کے نام بھیجی گئی تھی۔ اسے اب تعینات کے بجاے تعمیم اور بعض جزوی حذف و ترمیم کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ مصنف]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حال میں ملکی اور عالمی سطح کے بعض 'مذہبی' اداروں اور ارباب مدرسہ واساتذہ کے درمیان برپا انتشار دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اب یہ اضطراب ایک سخت بحران کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس معاملے پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ صورت حال میں کوئی حقیقی اور مثبت تبدیلی اُس وقت تک ممکن نہیں، جب تک ہمارے ملی ادارے بے جا پابندی، حزبیت پرستی، اجارہ داری، گدی نشینی اور دوہرے پن جیسے رویوں کے بجاے خود اپنے اعلان کے مطابق، علم پروری، عالی ظرفی، عملی خیر خواہی، حریت اور افراد کی قدر دانی کے بلند حوصلہ و کردار کا ثبوت پیش نہیں کرتے۔

ہمارے ملی اور 'مذہبی' اداروں کو چاہیے کہ وہ فتویٰ طرازی، ریشہ دوانی، 'مذہبی' ڈکٹیٹر شپ اور برطرفی و اخراج جیسے سطحی اور روایتی طریقوں کے بجاے شورائیت اور ڈائیلاگ کا اعلیٰ اور سنجیدہ طریقہ اختیار کریں۔ اس صحت مند روش کو اختیار کیے بغیر کبھی اس طرح کے بحران کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

'اَلصُّلۡحُ خَيۡرٌ' (النساء ۴: ۱۲۸) کے ارشاد ربانی کے مطابق، اختلاف کے وقت طرفین کے درمیان 'صلح' کا طریقہ بہتر ہوگا۔ تاہم ارباب ادارہ اگر کسی وجہ سے یہ محسوس کریں کہ ایک شخص اب اُن کے لیے

''غیر مطلوب''(unwanted)بن چکا ہے تو اس صورت حال میں بھی یہ خود ادارے کے وسیع تر مفاد کے لیے ضروری ہو گا کہ ادارہ اپنے درمیان ایسا عملی میکانزم(mechanism) پیدا کرے جس کے ذریعے سے وہ اس طرح کے بحرانی مسائل سے حسن و خوبی کے ساتھ عہدہ برآ ہو سکے۔

اس میکانزم سے مراد اعلیٰ تنظیمی اسٹریٹیجی کے علاوہ، علمی ڈسکشن اور آزادانہ ڈائیلاگ ہے۔ اسی کے ذریعے سے جدید دنیا کے تمام ادارے کامیاب طور پر چلائے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس، عموماً برطرفی و اخراج جیسی اصطلاحات میں سوچنا نہ صرف یہ کہ اس طرح کے معاملات کا کوئی مثبت حل نہیں ہوا کرتا، بلکہ اکثر وہ خود ادارہ اور اُس کے ایڈمنسٹریشن کی سخت ناکامی کا اعلان ثابت ہوتا ہے، اور ایک سچا ادارہ کبھی اس قسم کی بدترین ناکامی (miserable failure)کا تحمل نہیں کر سکتا۔

مزید یہ کہ یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ جو لوگ کسی عہدہ و منصب کو معبود کا درجہ نہیں دیتے، اُن کی ''اصلاح'' کے لیے برطرفی و اخراج جیسے روایتی طریقے صرف اُن کے ''ذوق گناہ'' میں اضافے کا سبب بنتے ہیں، نہ کہ اصلاح کا سبب۔ تاریخ کا تجربہ ہے کہ خدا کی طرف سے برتر ذہن کے حامل لوگ کبھی اس طرح کی فہمایش سے خائف نہیں ہوئے، بلکہ اکثر اوقات فکری جبر کے مقابلے میں بصد مسرت ''زہر کا پیالہ'' پی لینے کو وہ زندگی کی سب سے بڑی علامت سمجھتے رہے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

افسوس کہ 'سنن من كان قبلكم'(احمد، رقم ۱۰۶۴۱) کے زوال یافتہ ظاہرے کی پیروی میں ہمارے درمیان بھی اب ایک قسم کا 'مذہبی چرچ' وجود میں آ گیا ہے، جس کا حال یہ ہے کہ اُس کے نزدیک شتم رسول جیسے مسئلے کا حل تو اعراض ہو سکتا ہے، مگر شتم 'مذہب' (مسلک، مشرب، معتقدات، وغیرہ) جیسے مسئلے کا حل اخراج کے سوا اور کچھ نہیں۔ علمی ڈسکشن اور آزادانہ ڈائیلاگ زندہ لوگوں کی پہچان ہے۔ اس کے برعکس، رَبیائی (rabbinic)طرز کے بے اصل فتویٰ و تکفیر اور ریشہ دوانی جیسے سطحی حربوں کے ذریعے سے کسی ادارہ یا اپنے 'مذہب' سے برطرفی و اخراج صرف بے روح لوگوں کی پہچان ہے۔

'عقیدہ' و 'گستاخی'(blasphemy) کے 'مقدس مذہبی' نام پر ایک مطلوب فرد کو اپنے درمیان غیر مطلوب (unwanted)بنانا، تکفیر کی 'مذہبی' سان پر چڑھا کر اُسے بدنام کرنا اور پھر تمام دینی اور اخلاقی قدروں کو پامال کرتے ہوئے کردار کشی کا پست طریقہ اختیار کرتے ہوئے ایسے شخص کو اپنی راہ سے ہٹ جانے پر مجبور کر دینا

ایمان و اسلام تو کجا، خود انسانی اور اخلاقی طریقہ بھی نہیں۔ دوہرے پن کی یہی وہ روش ہے جسے قرآن میں زوال یافتہ 'مذہبی' گروہ کا طریقہ قرار دیا گیا ہے (الحشر ۵۹: ۱۴)۔

کاش "اختلافُ أمتي رحمة" جیسے فرمودات کو درست سمجھنے والے حضرات عملًا اختلاف کو زحمت کے بجائے رحمت قرار دیں۔ وہ ایک سنجیدہ اختلاف کو نامطلوب عمل قرار دینے کے بجائے ایک فطری اور مطلوب ظاہرے کی حیثیت سے اُس کا استقبال کر سکیں۔ کاش، ہمارے ادارے اس معاملے میں اُن ناکام انتظامی ڈھانچوں کی مثال قائم نہ کریں جنھوں نے اس میکانزم سے محرومی کے باعث علامہ سید سلیمان ندوی (وفات: ۱۹۵۳ء) جیسے جلیل القدر علما کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا۔

کاش، افراد کی قدر دانی کے معاملے میں ہمارے بیش تر ادارہ و افراد "مردہ پرستی" کے بجائے "زندہ پرستی" کا ثبوت دے سکیں۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (وفات: ۱۹۹۹ء) نے ہمارے اس زوال یافتہ ذہن کے متعلق گفتگو کے دوران میں ایک بار درست طور پر فرمایا تھا کہ:

"مسلمان زندہ فراموش اور مردہ پرست قوم ہیں۔"

اب وقت آ گیا ہے کہ ہمارے قومی اور 'مذہبی' ادارے اس اہم پہلو کے اعتبار سے عملًا اپنا احتساب کریں، اس سے پہلے کہ وقت کا بے رحم محتسب اُن کا احتساب کرے اور یہ بے رحمانہ احتساب خود اُن کے وجود و بقا کے لیے ایک سوالیہ نشان بن کر کھڑا ہو جائے۔

[لکھنؤ، ۱۰ر جولائی ۲۰۲۲ء]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"